87788 ـ امریکہ میں قرآن مجید تقسیم کرنے کا حکم

سوال

میں عرب ملك سے تعلق رکھتا ہوں اور امریکہ میں زیر تعلیم ہوں، شادی شدہ ہوں اور عارضی طور پر ایك مقامی اخبار تقسیم کرنے کے آفس میں ملازم ہوں، حتی کہ تعلیم مکمل کر کے اپنے ملك واپس چلا جاؤں جہاں میرے خاندان والوں کو مال کی سخت ضرورت ہے، اس ملك میں حلال کام کی فرصت نہ ہونے کے پیش نظر کیا یہ اخبار تقسیم کرنے کی ملازمت جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اصل میں دلائل تو اس پر دلالت کرتے ہیں کہ حرام کام میں معاونت کرنی جائز نہیں، چاہے وہ خرید و فروخت کے ذریعہ ہو یا اسے اٹھا کر یا اس کی ترویج کر کے، یعنی کسی بھی صورت میں جائز نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و گناہ اور معصیت و ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کے ساتھ تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے المآئدۃ (2).

اور اس لیے بھی کہ دلائل سے ثابت ہے کہ برائی کو روکنا واجب ہے، اور برائی کو دیکھ کر خاموش رہنے اور اس برائی کا اقرار کرنے والے شخص کی مذمت بھی کی گئی ہے، تو پھر برائی کے کام پر تعاون کرنے والے شخص کے متعلق كي سزا کیا ہے ؟!

اس لیے اہل علم کی ایك جماعت نے تو صراحت کی ہے کہ ہر وہ چیز جس سے معصیت و گناہ میں تعاون لیا جا سکے اسے فروخت کرنا حرام ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کا اجمال یہ ہے: جس شخص کے متعلق اعتقاد ہو کہ وہ اس جوس سے حرام کردہ شراب کشید کرےگا تو

اسے وہ جوس فروخت کرنا حرام ہے "

پھر ابن قدامہ کہتے ہیں:

" اور ہر وہ چیز جس سے حرام کا مقصد ہو اس کا حکم بھی یہی ہے مثلا اہل حرب کفار کے لیے اسلحہ فروخت کرنا، یا ڈاکوؤں کو اسلحہ بیچنا یا فتنہ و فساد کے وقت، اور گانے بجانے کے لیے لونڈی فروخت کرنا، یا اسی طرح اسے کرایہ پر دینا، یا شراب فروخت کرنے کے لیے مکان یا دوکان کرایہ پر دینا، یا کنیسہ اور چرچ بنانے کے لیے گھر فروخت کرنا یا کرایہ پر دینا، یا اسے آگ کا گھر بنانے کے لیے، اور اس طرح کے دوسرےحرام کاموں کے لیے، تو یہ حرام ہے، اور معاہدہ باطل ہوگا " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (4 / 154).

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" جمہور علماء کا مسلك ہے کہ ہر وہ چیز جس سے حرام کام کا ارادہ کیا جائے، اور ہر وہ تصرف جو معصیت و نافرمانی کی طرف لے جائے وہ حرام ہے، تو اس طرح ہر وہ چیز فروخت کرنی حرام ہو گی جس کے متعلق علم ہو جائے کہ خریدار کا مقصد اس کو ناجائز کام میں استعمال کرنا ہے " انتہی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (9 / 213).

دوم:

یہ کوئی مخفی نہیں کہ ان ممالك میں اخبارات اور جرائد مباح اشیاء پر مشتمل ہوتے ہیں مثلا خبریں، یا مقالہ جات اور کالم، یا علمی موضوعات، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت ساری حرام اشیاء مثلا ننگی اور فحش تصاویر، اور فسق وفجور اور فحاشی کے اڈوں اور قمار بازی اور شراب نوشی کے اڈوں کی مشہوری اور اعلانات وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں، اور یہ حرام اشیاء بہت زیادہ ہیں، اور ان اخبارات کو خریدنے والے اکثر لوگوں کا مقصد بھی یہی حرام اشیاء ہوتی ہیں، تو اس لیے جو ایسے ہو اسے نشر اور عام کرنے اور تقسیم کرنے میں معاونت کرنا جائز نہیں.

ہمارے عزیز بھائی آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ جو شخص بھی کوئی چیز اللہ تعالی کے لیے چھوڑتا ہے تو اللہ تعالی اسےاس کے بدلے میں اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرماتا ہے، اس لیے آپ حلال روزی تلاش کریں ان شاء اللہ آپ کو مل جائیگی.

آپ سوال نمبر (89737) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو وہ کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جس سے اللہ راضی ہوتا ہے اور جنہیں پسند کرتا ہے.

واللہ اعلم .